بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 25 نومبر 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس ضمن میں اُن کی خدمت خلق اور محتاجوں کو کھانا کھلانے کے بارے میں ملتا ہے کہ اسلام قبول کرنے سے قبل بھی حضرت ابو بکرؓ قریش کے بہترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ لوگوں کو جو بھی مشکلات پیش آتی تھیں لوگ اُن سے مدد لیا کرتے تھے۔ مکہ میں بڑی بڑی دعوتیں اور مہمان نوازی کیا کرتے تھے۔ دَور جاہلیت میں قریش کے ممتاز اور افضل ترین لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ لوگ اپنے مسائل اور معاملات میں اُن سے رجوع کیا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکرؓ غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے۔ سردیوں میں کمبل خرید کر محتاجوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔

ایک روایت ہے کہ خلافت کے منصب پر متمکن ہونے سے پہلے آپؓ ایک لاوارث کنبے کی بکریوں کا دودھ دوہا کرتے تھے اور خلیفہ بننے کے بعد بھی چھ ماہ تک حسب سابق یہ خدمت انجام دیتے رہے جب تک کہ آپؓ نے مدینہ میں رہائش اختیار نہ کر لی۔ حضرت عمرؓ مدینہ کے کنارے رہنے والی ایک بوڑھی اور نابینا عورت کا خیال رکھا کرتے تھے۔ آپؓ اُس کے لیے پانی لاتے اور اُس کے کام کاج کرتے۔ ایک مرتبہ جب آپؓ اُس کے گھر گئے تو معلوم ہوا کہ کوئی شخص آپؓ سے پہلے ہی اُس کے کام کر گیا ہے۔ اگلی دفعہ آپؓ اُس کے گھر جلدی گئے اور چھپ کر بیٹھ گئے تو دیکھا کہ یہ حضرت ابو بکرؓ ہیں جو اُس بڑھیا کے گھر آتے تھے اور اُس وقت حضرت ابو بکرؓ خلیفہ تھے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم! یہ آپؓ ہی ہو سکتے تھے یعنی اس نیکی میں مجھ سے بڑھنے والے آپؓ ہی ہو سکتے تھے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے بیٹے عبد الرحمٰنؓ بھی خلافت کے لائق تھے۔ لوگوں نے کہا کہ اُن کی طبیعت حضرت عمرؓ سے نرم ہے اور لیاقت بھی اُن سے کم نہیں۔ ان کو آپؓ کے بعد خلیفہ بننا چاہیے۔ لیکن حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ کو ہی خلافت کے لیے منتخب کیا باوجود اس کے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی طبائع میں اختلاف تھا۔ پس حضرت ابو بکرؓ نے خلافت سے کوئی ذاتی فائدہ حاصل نہیں کیا بلکہ آپؓ خدمت خلق میں ہی بڑائی خیال کیا کرتے تھے۔ صوفیاء کی ایک روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کے ایک غلام سے پوچھا کہ کون کون سے کام تیرا آقا کیا کرتا تھا تاکہ میں بھی وہ کام کروں۔ غلام نے بتایا کہ حضرت ابو بکرؓ روزانہ روٹی لے کر فلاں طرف جایا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ اس غلام کے ہمراہ اُس طرف کھانا لے کر چلے گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک غار میں ایک اپاہج اندھا جس کے ہاتھ پاؤں نہ تھے بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے اُس کے منہ میں ایک لقمہ ڈالا تو وہ رو پڑا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ابو بکرؓ پر رحم فرمائے وہ بھی کیا آدمی تھے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمہیں کیسے پتا چلا کہ ابو بکرؓ فوت ہو گئے ہیں؟ اُس نے کہا کہ میرے منہ میں دانت نہیں ہیں اس لیے ابو بکرؓ لقمہ چبا کر میرے منہ میں ڈالا کرتے تھے۔ آج لقمہ سخت ہے اس لیے میں نے خیال کیا کہ میرے منہ میں لقمہ ڈالنے والا کوئی اور شخص ہے اور ابو بکرؓ کبھی ناغہ نہیں کیا کرتے تھے اب جو ناغہ ہوا تو یقیناً ابو بکرؓ اس دنیا میں نہیں ہے۔ پس وہ کونسی شئے ہے جو بادشاہت سے حضرت ابو بکرؓ نے حاصل کی ہے؟ ایک امتیاز تھا جو اُنہیں خدمت سے ملا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حق اللہ اور حق العباد دو ٹکڑے شریعت کے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھو کہ کس قدر عمر خدمات میں گزارا۔ حضرت علیؓ کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی۔ حضرت ابو بکرؓ نے ایک بڑھیا کو حلوہ کھلانا وطیرہ کرر کھا تھا۔ غور کرو کہ یہ کس قدر التزام تھا۔ جب حضرت ابو بکرؓ فوت ہو گئے تو اُس بڑھیا نے کہا کہ آج ابو بکرؓ فوت ہو گئے۔ پڑوسیوں نے پوچھا کہ تجھے الہام ہوا ہے۔ اُس نے کہا نہیں بلکہ آج ابو بکرؓ حلوہ لے کر نہیں آیا اس واسطے معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گیا۔ یعنی زندگی میں ممکن نہ تھا کہ کسی حالت میں بھی حلوہ نہ پہنچے۔ دیکھو کس قدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہیے کہ خدمت خلق کرے۔

حضرت ابو بکرؓ شجاعت اور بہادری کا مجسمہ تھے۔ بڑے بڑے خطرے کو اسلام کی خاطر یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی بدولت خاطر میں نہ لاتے تھے۔ مکی زندگی میں جب انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لیے تکلیف یا خطرہ کا کوئی موقع دیکھا تو آپؐ کی حفاظت کے لیے دیوار بن کر سامنے کھڑے ہو جاتے۔ شعب ابی طالب میں تین سال تک اسیری کا زمانہ آیا تو ثابت قدمی اور استقلال کے ساتھ وہیں موجود رہے۔ ہجرت کے دوران بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و معیت کا اعزاز ملا حالانکہ جان کا خطرہ تھا۔ جتنی بھی جنگیں ہوئیں نہ صرف آپؓ اُن میں شامل ہوئے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے فرائض بھی سرانجام دیتے۔ حضرت علیؓ نے ایک مرتبہ لوگوں سے پوچھا کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے تو لوگوں نے کہا آپؓ ہیں لیکن حضرت علیؓ نے فرمایا کہ سب سے بہادر ابو بکرؓ ہیں کیونکہ جنگ بدر میں ابو بکرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تلوار سونتے کھڑے رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی مشرک پہنچنے سے پہلے آپؓ سے مقابلہ کرے گا۔ صلح حدیبیہ میں بھی جب معاہدہ لکھا گیا تو جس ایمانی جرأت و استقلال و فراست و اطاعت و عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ حضرت ابو بکرؓ نے پیش کیا حضرت عمرؓ اپنی بعد کی زندگی میں اس کو نہیں بھولے۔

حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کفار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گلے میں پٹکہ ڈال کر زور سے کھینچنا شروع کیا۔ حضرت ابو بکرؓ کو اس بات کا علم ہوا تو دوڑے ہوئے آئے اور کفار کو ہٹا کر فرمایا کہ اے لوگو! تمہیں خدا کا خوف نہیں آتا کہ تم ایک شخص کو محض اس لیے مارتے پیٹتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ اللہ میرا ربّ ہے۔ وہ تم سے کوئی جائیداد نہیں مانگتا تو پھر کیوں اُسے مارتے ہو۔ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم اپنے زمانے میں سب سے بہادر حضرت ابو بکرؓ کو سمجھتے تھے کیونکہ دشمن جانتا تھا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مار لیا تو اسلام ختم ہو جائے گا اور ہم نے دیکھا کہ حضرت ابو بکرؓ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑے ہوتے تھے تاکہ جو کوئی آپؐ پر حملہ کرے تو اُس کے سامنے اپنا سینہ کر دیں۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جس طرح جبرئیل بیت المقدس کے سفر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اسی طرح ہجرت میں ابو بکرؓ آپؐ کے ساتھ تھے جو گویا اسی طرح آپؐ کے تابع تھے جس طرح جبرئیل خدا تعالیٰ کے تابع کام کرتا ہے۔ جبرئیل کے معنی خدا تعالیٰ کے پہلوان کے ہوتے ہیں۔ حضرت ابو بکرؓ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص بندے تھے اور دین کے لیے ایک نڈر پہلوان کی حیثیت رکھتے تھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ صحابہ کی حالت دیکھو کہ جب امتحان کا وقت آیا تو جو کچھ کسی کے پاس تھا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے دیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کمبل پہن کر آ گئے یعنی صرف ایک کمبل پہن لیا اور سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کی جزا بھی دے دی۔ غرض یہ ہے اصلی خوبی کہ خیر اور روحانی لذت سے بہرہ ور ہونے کے لیے وہی مال کام آ سکتا ہے جو خدا کی راہ میں خرچ کیا جائے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِىَ لَهُ ۞وَاَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه۞عِبَادَاللهِ رَحِمَكُمُ اللهُ۞اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْ كُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَرُ ۞